117185 - کیا کوئی ایسی حدیث پائی جاتی ہے کہ طلاق طلب کرنے پر لعنت ہو؟

سوال

کیا یہ حدیث صحیح ہے کہ:

خاوند سے طلاق کا مطالبہ کرنے والی بیوی ملعونہ ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

عورت کے لیے جائز نہیں کہ بغیر کسی ایسے سبب کے طلاق کا مطالبہ کرے جو طلاق کی وجہ نہیں بن سکتا، مثلا خاوند برا سلوك کرتا ہے تو پھر طلاق طلب کی جا سکتی ہے.

اس کی دلیل ابوداود ترمذی اور ابن ماجہ کی درج ذیل حدیث ہے:

ثوبان رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" جو عورت بھی اپنے خاوند سے بغیر کسی ضرورت کے طلاق کا مطالبہ کرتی ہے تو اس پر جنت کی خوشبو حرام ہے "

سنن ابو داود حدیث نمبر (2226) سنن ترمذی حدیث نمبر (1187) سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (2055) علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے صحیح ابو داود میں صحیح قرار دیا ہے.

عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالی عنہ مرفوعا بیان کرتے ہیں کہ:

" یقینا خلع لینے والیاں ہی منافقات ہیں "

اسے طبرانی نے الکبیر (17 / 339) میں روایت کیا ہے اور علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح الجامع حدیث نمبر (1934) میں صحیح قرار دیا ہے.

لیکن ایسا کرنے والی پر لعنت ہوتی ہے ان الفاظ میں تو ہمیں کوئی حدیث نہیں ملی.

اگر طلاق کی ضرورت اور اس کا کوئی سبب ہو تو پھر عورت کے لیے طلاق یا خلع حاصل کرنا جائز ہے؛ اس کی دلیل درج ذیل حدیث ہے:

ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ ثابت بن قیس کی بیوی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور عرض کیا:

اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم: میں ثابت بن قیس پر نہ تو اخلاقی عیب لگاتی ہوں اور نہ ہی دینی، لیکن میں اسلام میں کفر کو ناپسند کرتی ہوں.

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

کیا تم اسے اس کا باغ واپس کرتی ہو ؟

اس نے جواب دیا: جی ہاں.

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اپنا باغ قبول کر لو اور اسے ایك طلاق دے دو "

صحیح بخاری حدیث نمبر (4868).

اس کا یہ کہنا کہ:

" لیکن میں اسلام میں کفر کو ناپسند کرتی ہوں "

یعنی میں وہ اعمال ناپسند کرتی ہوں جو اسلامی احکام کے منافی ہیں، خاوند کو ناپسند کرنا اور اس کی نافرمانی کرنا اور خاوند کے حقوق کی ادائیگی نہ کرنا ..... وغیرہ.

دیکھیں: فتح الباری (9 / 400).

شیخ ابن جبرین رحمہ اللہ ان اسباب کو بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں جن سے خلع حاصل کرنا جائز ہو جاتا ہے:

" جب عورت اپنے خاوند کا اخلاق ناپسند کرے مثلا وہ اسے سخت یا پھر بہت تیز اور جلد متاثر ہونے والا قرار دے اور بہت زیادہ غصہ اور تنقید کرنے والا کہے کہ چھوٹی سی بات پر اور چھوٹے سے نقص پر سزا دینا شروع کر دے تو اس عورت کو خلع حاصل کرنے کا حق حاصل ہے.

دوم:

جب وہ خاوند کی خلقت ناپسند کرتی ہو یعنی اس میں کوئی جسمانی عیب ہو یا پھر حواس میں نقص ہو تو وہ خلع لے سکتی ہے.

سوم:

اگر خاوند ناقص دین ہو یعنی نماز نہ پڑھتا ہو یا پھر باجماعت نماز کی ادائیگی میں سستی کرتا ہو، پھر رمضان المبارك میں بغیر کسی عذر کے روزے نہ رکھے، یا پھر حرام کاموں زنا و نشہ اور موسیقی و گانے وغیرہ کی مجالس میں جاتا ہو تو خلع طلب کر سکتی ہے.

چہارم:

اگر خاوند اپنی بیوی کو نان و نفقہ اور دوسرے اخراجات اور لباس وغیرہ دوسری ضروریات پوری نہیں کرتا حالانکہ خاوند انہیں پوری کرنے پر قادر بھی ہو تو بیوی کو خلع حاصل کرنے کا حق ہے.

پنجم:

جب خاوند بیوی کو نامرد (ایسا عیب جس سے جماع کی قدرت نہ ہو) ہونے یا پھر اس میں زہد کرتے ہوئے یا کسی دوسری عورت کی طرف مائل ہونے یا پھر مبیت میں عدل نہ کرنے کی بنا پر عادتا حق زوجیت نہیں دیتا تو بیوی کو خلع حاصل کرنے کا حق حاصل ہے "

و اللہ تعالی اعلم. انتہی

مزید تفصیل کے لیے آپ سوال نمبر (1859) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں.

واللہ اعلم